



سوال

وتر کے بعد نوافل کا پڑھنا

جواب

سوال: السلام علیکم کیا وتر کے بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: مستحب امر یہی ہے کہ رات کی آخری نماز وتر کو بنا یا جائے لیکن وتر کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ شیخ صالح المنجد ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

سوال: میں رمضان میں ترویج پڑھاؤں گا، ہم آٹھ رکعات ترویج اور تین وتر ادا کریں گے انشاء اللہ، تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فعل کی وجہ سے مجھ پر سونے سے قبل وتر کی ادائیگی واجب ہے یا مستحب؟ اگر میں رات کو تہجد ادا کرنا چاہوں تو کیا میرا ترویج سے وتروں کو مؤخر کرنا افضل ہے تاکہ تہجد کے بعد ادا کر سکوں، یا مجھے وتروں کی جماعت کروانی چاہیے اور اس میں ایک نفل کی نیت کر لوں اور مقتدی وتروں کی نیت کرے؟

الحمد لله

مسلمان کے لیے مستحب ہے کہ اس کی رات میں آخری نماز وتر ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(رات کی نماز میں آخری وتر ادا کیا کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (998) صحیح مسلم حدیث نمبر (751)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم استحباب اور افضلیت کے لیے ہے نہ کہ وجوب اور الزام کے لیے کیونکہ صحیح مسلم میں ہے کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (738)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

صحیح یہ ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر یہ دو رکعتیں وتروں کے بعد نماز کے جواز کے لیے ادا کی تھیں، اور نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے کے جواز کے لیے پڑھی ہیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی نہیں کی بلکہ ایک یا دو مرتبہ یا پھر کچھ بار ایسا کیا تھا۔۔۔۔

بخاری اور مسلم وغیرہ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام کی روایات میں یہ صراحہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات میں آخری نماز وتر ہو کرتی تھی، اور اسی طرح صحیحین میں بہت ساری مشہور احادیث پائی جاتی ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کو آخر میں پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ)۔



اور ایک حدیث میں فرمان نبوی کچھ اس طرح ہے :

(رات کی نماز دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرو)۔

اس کے علاوہ کئی ایک احادیث ہیں جن میں یہ بیان ہوا ہے تو ان احادیث کے ہوتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ گمان کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وتروں کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے اور رات کے آخر میں یہی دو رکعتیں ادا کرتے؟

بلکہ اس کا معنی وہی ہے جو ہم بیان کر چکے کہ اس میں جواز کا بیان ہے، اور یہی جواب صحیح بھی ہے۔ اھ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا :

اس میں حکمت یہ ہے کہ :- واللہ اعلم - وتروں کے بعد لوگوں کے لیے نماز کے جواز کو بیان کیا جاسکے۔ اھ فتاویٰ اسلامیہ (339/1)۔

اور اگر آپ رات کو تہجد پڑھنا چاہیں تو آپ کے لیے جماعت کے ساتھ وتر ادا کرنے جائز ہیں اور اس کے بعد یعنی نماز چاہیں آپ وتر لوٹائے بغیر دو رکعت کر کے ادا کریں۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ جماعت کے ساتھ وتر ادا نہ کریں بلکہ اسے رات کے آخری حصہ تک مؤخر کر دیں۔

اس میں آپ کو اپنے مقصدوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ اگر انہیں آپ کے لیے علاوہ کوئی اور وتر نہیں پڑھا سکتا اور آپ کے وتر نہ پڑھانے سے وہ وتر ادا ہی نہیں کرینگے یا پھر وہ لچھے طریقہ سے وتر ادا نہیں کر سکیں گے تو پھر آپ کا ان کے ساتھ ہی وتر پڑھنا بہتر اور افضل ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جب میں نے سونے سے قبل وتر ادا کیے اور رات کے آخری حصہ میں بھی بیدار ہو جاؤں تو مجھے نماز کس طرح ادا کرنی چاہیے؟

توضیح رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جب آپ سونے سے قبل رات کے شروع میں ہی وتر ادا کر چکیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونے کی توفیق بخشی تو پھر آپ جتنی میسر ہو سکے دو رکعت کر کے نماز ادا کریں اور وتر نہ پڑھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایک رات میں دو بار وتر نہیں)۔

اور اس لیے بھی کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (339/1)۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ میں ان کے ساتھ نفل کی نیت سے وتر ادا کروں اور وتروں کی نیت نہ کروں یہ ایک غیر مشروع عمل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(رات کی نماز دو رکعت ہے)۔



صحیح بخاری حدیث نمبر (472) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)، دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (539/2)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ :

اس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ وتروں کے علاوہ نفلوں میں دو رکعتوں سے کم ادا نیگی نہیں ہو سکتی۔ اھ

واللہ اعلم۔